اربعین

عُمدۃُ الصَّفاء

في

نُزولِ المسیح ابنِ مریم من السَّماء

نُزولِ مسیح ابن مریم علیہما السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

FMRi

اَربَعِین

عُمدَةُ الصَّفاء

فِي

نُزُولِ المَسِيحِ ابنِ مَريَمَ مِنَ السَّمَاء

نُزولِ مسیح ابن مریم علیہما السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

FMRi

جملہ حقوق بحقِ اِدارہ محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاوِنِ ترجمہ و تخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
نظرِ ثانی	:	محمد علی قادری
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

[Research.com.pk]

مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	نومبر 2019ء [1,100-پاکستان]
اِشاعت نمبر 2	:	نومبر 2019ء [1,100-اِنڈیا]
قیمت	:	-/140 روپے

FMRi

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف و تالیفات اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

(صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ)

FMRi

فہرس

☆ پیش لفظ 11

١ - لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ 13
(نزولِ مسیح ابن مریم ﷺ سے قبل قیامت وقوع پذیر نہیں ہوگی)

٢ - نُزُولُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ 21
(حضرت مسیح ابن مریم ﷺ کا نزول دمشق کے مشرقی جانب سفید مینار کے پاس ہوگا)

٣ - نُزُولُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَأَدَاؤُهُ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ ﷺ 30
(حضرت مسیح ابن مریم ﷺ آسمان سے اتر کر امام مہدی ﷺ کی امامت میں نماز ادا فرمائیں گے)

٤ - نُزُولُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ عليها السلام كَحَكَمٍ مُقْسِطٍ وَإِمَامٍ عَدْلٍ 35

(حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام عادل حکمران کے طور پر آسمان سے اتریں گے)

٥ - إِجْرَاءُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليها السلام الْأَحْكَامَ وَفْقَ شَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم بَعْدَ نُزُوْلِهِ مِنَ السَّمَاءِ 42

(حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام آسمان سے اترنے کے بعد زمین پر شریعتِ محمدی کے مطابق اَحکام نافذ فرمائیں گے)

٦ - ظُهُورُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليها السلام وَالدَّجَّالِ فِي وَقْتٍ نَفْسِهِ 49

(حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اور دجّال ایک ہی وقت میں ظاہر ہوں گے)

٧ - نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليها السلام مِنَ السَّمَاءِ وَقَتْلُهُ الدَّجَّالَ 54

(حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام آسمان سے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے)

٨ - كَمْ تَكُوْنُ مُدَّةُ مَكْثِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷷ فِي الْأَرْضِ؟ 66
(حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷷ کی زمین میں قیام کی مدت کتنی ہو گی؟)

٩ - ذِكْرُ وَصْفِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷷ وَوَفَاتِهِ 73
(حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷷ کے شخصی اَوصاف اور وفات کا بیان)

١٠ - آثَارُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فِي شَأْنِ نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ ﷷ 81
(نزولِ مسیح ابن مریم ﷷ کے بارے میں صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کے اَقوال)

مصادر التخريج 101

FMRI

پیش لفظ

عقیدۂ ختم نبوت کے تسلسل میں ''نزولِ مسیح'' انتہائی اہم موضوع ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد کئی جھوٹے داعیانِ نبوت پیدا ہوئے لیکن یہ اَمر قطعی و حتمی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں۔ لہٰذا جس طرح حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

فی زمانہ منکرینِ ختمِ نبوت اور جھوٹے مدعیانِ نبوت نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے قریب لانے اور ان کے ایمان کو غارت کرنے کے لیے ایک نیا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ جس شخص کو نبی ثابت کرتے ہیں، پہلے اُسے مسیح موعود بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ایسا دعویٰ کرنے والے جانتے ہیں کہ لوگ دعویٰ نبوت کے عنوان سے ان کے جال میں نہیں پھنسیں گے، اس لیے دعویٰ کرنے والے نے بھی اپنے آپ کو مسیح موعود کا عنوان اپنا کر چھپا لیا تھا، حالاں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسیح موعود کی نشانیاں واضح طور پر بیان فرما دی ہیں۔ مسیح موعود کی علامات احادیث صحیحہ میں وارِد ہوئی ہیں۔ قربِ قیامت میں جس شخصیت پر یہ علامات ظاہری و معنوی طور پر صادق آئیں گی وہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوں گے اور انہی کو مسیح موعود کہا گیا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور جھوٹے داعیانِ نبوت کو بے نقاب کرنے کے لیے ہر دور میں اہل علم حضرات نے قرآن و سنت کی روشنی میں دلائل قطعیہ سے ختم نبوت کے حقیقی تصور کو مسلمانوں کے دل و دماغ میں راسخ کر کے انہیں راہِ حق سے منحرف ہونے سے بچایا۔

مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے ختم نبوت کے موضوع پر مدلّل لیکچرز، دروس و خطبات اور ضخیم کتب لکھ کر عقیدۂ ختم نبوت کے حقیقی تصور کر اجاگر کیا ہے اور باطل دعویٰ کرنے والوں کے کذب کو بے نقاب کیا ہے۔ زیر نظر ''اَربعین'' میں حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے بالخصوص مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے وارد شدہ احادیث مبارکہ اور آثارِ صحابہ کے ذریعے مسیح موعود کا جھوٹا دعوی کرنے والوں کو بے نقاب کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود صرف سیدنا عیسی ابن مریم علیہا السلام کی ذاتِ اقدس ہے۔ احادیث مبارکہ میں قربِ قیامت نُزولِ مسیح کے جن اَوصافِ حمیدہ کا ذکر ہے، ان تمام اوصاف کا مصداق سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے علاوہ کسی کا مسیح موعود ہونے کا دعوی سراسر کذب اور دجل و فریب ہے۔

(محمد تاج الدین کالامی)

سینئر ریسرچ اسکالر، FMRi

10 ربیع الاوّل 1441ھ

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ عليهما

(نُزولِ مسیح ابن مریم علیہا سے قبل قیامت وقوع پذیر نہیں ہوگی)

١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ»(١).

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، ٢/ ٨٧٥، الرقم/ ٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم عليهما وخروج يأجوج ومأجوج، ٢/ ١٣٦٣، الرقم/ ٤٠٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩٤، الرقم/ ٣٧٤٩٥، وأبو يعلى في المسند، ١٠/ ٢٧٩، الرقم/ ٥٨٧٧.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک دنیا میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ایک عادل حکمران کی حیثیت سے نہ تشریف لے آئیں، اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی۔ وہ (دنیا میں نازل ہو کر) صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے اور (بطور اِحسان غیر مسلم شہریوں سے) ریاستی حفاظت کا ٹیکس (جو عسکری خدمات سے اِستثناء کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے) معاف کر دیں گے۔ (ان کے دورِ حکومت میں) مال و دولت کی اتنی فراوانی ہو گی کہ (پیشکش کے باوجود) کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

٢ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: «مَا تَذَاكَرُونَ»؟ قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ -فَذَكَرَ-: (١) الدُّخَانَ، (٢) وَالدَّجَّالَ، (٣) وَالدَّابَّةَ، (٤) وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، (٥) وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ علیہما السلام، (٦) وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: (٧) خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، (٨) وَخَسْفٌ

بِالْمَغْرِبِ، (٩) وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، (١٠) وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ»(٢).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو حذیفہ بن اَسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ حاضرین نے عرض کیا: ہم روزِ قیامت کے متعلق باتیں کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم یہ دس علامات نہ دیکھ لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دس علامات بیان فرمائیں:

---

(٢) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ٤/ ٢٢٢٥، الرقم/ ٢٩٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٦، الرقم/ ١٦١٨٦، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب إمارات الساعة، ٤/ ١١٤، الرقم/ ٤٣١١، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الخسف، ٤/ ٤٧٧، الرقم/ ٢١٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الآيات، ٢/ ١٣٤٧، الرقم/ ٤٠٥٥.

(۱) دھواں، (۲) دجال، (۳) دابۃ الارض (جو نہایت عجیب و غریب جانور ہو گا)، (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، (۵) عیسیٰ ابن مریم کا نزول، (٦) یاجوج ماجوج اور اور تین جگہ زمین کے دھنسنے کا ذکر کیا: (۷) مشرق میں دھنسنا، (۸) مغرب میں دھنسنا اور (۹) جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا، اور (۱۰) ان سب کے آخر میں ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر ان کے محشر کی طرف لے جائے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَحْشُرُ الذَّرَّ وَالنَّمْلَ»(٣).

---

(٣) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٤٧٤، الرقم/ ٨٣١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٧٩، الرقم/ ١٩٥، وأيضًا في مسند

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ كَمَا فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ.

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک (درج ذیل) دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں تب تک قیامت نہیں آئے گی:

(۱) مشرق میں زمین کا دھنسنا، (۲) مغرب میں زمین کا دھنسنا، (۳) جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا، (۴) دجال کا خروج، (۵) دھواں پھیل جانا، (۶) عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول، (۷) یاجوج ماجوج کا خروج، (۸) دابۃ (الارض) کا ظہور، (۹) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، (۱۰) اور ایک آگ جو عدن کی زمین کی تہہ میں سے نکلے گی (اور) لوگوں کو ہانکتی ہوئی ان کے محشر کی طرف لے جائے گی اور ہر چھوٹی بڑی چیونٹی تک کو جمع کر دے گی (یعنی ہر چھوٹے بڑے، ضعیف اور قوی آدمی کو محشر میں جمع کر دے گی)۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کرتے ہوئے صحیح قرار دیا ہے اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے، جب کہ ہندی کی 'کنز العمال' کے مطابق اسے ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

الشاميين، ٢/ ٣٢، الرقم/ ٨٦٤، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٤/ ١١٧، الرقم/ ٣٨٦٥٠.

٣ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ (أَيْ: عَادَاهُمْ) حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ»(٤).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ (کلمۂ) حق پر قائم رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت قریب) آجائے اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَى ثَمَانِمِائَةِ رَجُلٍ وَأَرْبَعِمِائَةِ امْرَأَةٍ خِيَارِ مَنْ عَلَى الأَرْضِ وَأَصْلَحِ مَنْ مَضَى(٥).

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

(٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٤٢٩، الرقم/ ١٩٨٦٤.

(٥) أخرجه الديلمي في المسند، ٥/ ٥١٥، الرقم/ ٨٩٣٥.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں میں نازل ہوں گے جو نہ صرف اپنے زمانے کے اہلِ زمین میں سب سے بہتر ہوں گے بلکہ گزشتہ (اُمتوں کے) صلحاء سے بھی بہتر ہوں گے۔

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٥ - عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلاً - يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ -، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْيَهُودِ: «إِنَّ عِيْسَى لَمْ يَمُتْ، وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ»(٦).

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَنَقَلَهُ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي تَفْسِيْرِهِ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ.

---

(٦) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٣/ ٢٨٩، وابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١١١٠، الرقم/ ٦٢٣٢، ونقله الحافظ ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٦٧.

امام حسن بصری سے مروی مُرسَل روایت میں ہے کہ جسے انہوں نے رسول اللہ ﷺ تک مرفوع قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف ضرور واپس آئیں گے۔

اس روایت کو امام ابن جریر الطبری اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے۔ نیز حافظ ابن کثیر نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

FMRI

نُزُولُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ

(حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا نزول دمشق کے مشرقی جانب سفید مینار کے پاس ہو گا)

٦ - عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، ... «فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ.

ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا

EMRI

يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ.

وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ.

ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ، فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ.

ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي

الرِّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ»(٧).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

---

(٧) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفة وما معه، ٤/ ٢٢٥٠-٢٢٥٤، الرقم/ ٢٩٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٨١، الرقم/ ١٧٦٦٦، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ٤/ ١١٧، الرقم/ ٤٣٢١، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ماجاء في فتنة الدجال، ٤/ ٥١٠-٥١٣، الرقم/ ٢٢٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم عليه السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ٢/ ١٣٥٦-١٣٥٨، الرقم/ ٤٠٧٥.

EMRI

حضرت نَوَّاس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا (تفصیلاً) ذکر فرمایا۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی یہ اسی (قسم کے) حال میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام کو بھیج دے گا، (جن کی تفصیل یہ ہے کہ) وہ دمشق کے مشرقی جانب سفید مینار کے پاس آسمان سے اتریں گے۔ اس وقت وہ ہلکے زرد رنگ کی دو چادروں میں ملبوس ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو اس سے (پانی کے) قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے ایسے قطرے گریں گے جو موتیوں کی طرح (چمک دار اور سفید) ہوں گے۔ آپ کے سانس کی خوشبو جو کافر بھی پائے گا اُسی وقت مر جائے گا، اور آپ کے سانس کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی۔ پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے، حتیٰ کہ اسے لُدّ کے دروازے پر پالیں گے اور اُسے قتل کر ڈالیں گے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال (کے دھوکہ و فریب) سے محفوظ رکھا ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر دستِ شفقت پھیریں گے اور اُنہیں جنت میں ان کے درجاتِ (عالیہ) کی خوش خبری سنائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی نازل فرمائے گا: میں نے اپنے کچھ ایسے بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، لہٰذا آپ میرے (اَہلِ ایمان) بندوں کو (اپنے ساتھ)

کوہِ طور پر اکٹھا کر لیں۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسا ہی کریں گے) اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو (اتنی بڑی تعداد میں) بھیجے گا کہ وہ ہر بلندی سے تیز رفتاری کے ساتھ پھسلتے ہوئے آئیں گے۔ جب ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبرستان سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی کر ختم کر دے گا، اور جب ان کا آخری حصہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہی نہیں تھا۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (کوہِ طور میں) محصور ہو جائیں گے (اور اشیاء خورد و نوش کی قلت کے باعث) یہ نوبت آ جائے گی کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک ایک بیل کی سری کو بھی تم میں سے کسی ایک کے سو دینار (اشرفیوں) سے بہتر سمجھا جائے گا۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں (وبا کی صورت میں) ایک کیڑا پیدا کر دے گا۔ اس سے وہ سب کے سب یک لخت ہلاک ہو جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (جبلِ طور سے) زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت بھر جگہ بھی یاجوج ماجوج (کی لاشوں) کی گندگی اور تعفن سے خالی نہ ہو گی۔ اس کے بعد اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ایسے (بڑے بڑے) پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹ کی گردنوں کی مانند ہوں گی اور یہ پرندے ان کی

لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا وہاں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو ہر طرح کی میل کچیل سے دھو دے گی اور ہر گھر خواہ مٹی کا ہو یا چمڑے کا کوئی خیمہ (یعنی یہ بارش مکانات والی بستیوں میں بھی ہو گی اور ان جنگلوں میں بھی جہاں خانہ بدوش خیموں میں رہتے ہیں) پر برستے ہوئے یہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دے گی۔

پھر زمین سے (اللہ تعالیٰ کا) خطاب ہو گا کہ اپنی پیداوار اگاؤ اور اپنی برکت از سر نو ظاہر کرو۔ چنانچہ اس زمانے میں ایک انار (اتنا بڑا ہو گا کہ اسے) آدمیوں کی ایک جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں اتنی برکت ہو گی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی بہت بڑی جماعت کے لیے کافی ہو گی اور دودھ دینے والی ایک گائے پورے قبیلے کے لیے کافی ہو گی، اور دودھ دینے والی ایک بکری پوری برادری کو کافی ہو گی۔ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ ایک خوش گوار ہوا بھیج دے گا جو ان کے بغلوں کے زیریں حصہ میں اثر انداز ہو کر ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر (لینے کا سبب بنے) گی اور (دنیا میں صرف) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح (کھلم کھلا) زنا کیا کریں گے۔ چنانچہ انہی بدترین لوگوں پر قیامت آئے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ، وَإِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ. ...

ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ. فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيُقَالُ لَهُ: تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ. فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ. فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ. قَالَ: فَحِينَ يَرَى الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَيَمْشِي إِلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ»(٨).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: دجال ایسے زمانے میں نکلے گا جب کہ دین میں سُستی آچکی ہو گی اور علم رخصت ہو رہا ہو گا۔۔۔۔

(٨) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٦٧، الرقم/ ١٤٩٩٧، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ١٤/ ٣٨١-٣٨٢، الرقم/ ٥٦٩٤.

پھر فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور وہ لوگوں کو پکار کر کہیں گے: اس کذاب خبیث کی طرف نکلنے سے تمہیں کس شے نے روک رکھا ہے؟ لوگ کہیں گے: یہ تو کوئی غیبی انسان معلوم ہوتا ہے؛ لیکن جب چل کر جائیں گے اور دیکھیں گے تو وہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوں گے۔ نماز کھڑی ہو گی تو عیسیٰ علیہما السلام سے کہا جائے گا: اے روح اللہ! آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارے امام کو ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہیے۔ الغرض نمازِ فجر ادا کر کے یہ سب لوگ دجال کی طرف نکل کھڑے ہوں گے۔ وہ کذاب (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی یوں گھلنے (پگھلنے) لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اس کی طرف جائیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے۔

اس حدیث کو امام احمد اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: «يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ»(٩).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

(٩) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٢١٧، الرقم/ ٥٩٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/ ٢٢٧.

ایک روایت میں حضرت اوس بن اوس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دمشق کی جانب مشرق میں واقع سفید مینار کے پاس نازل ہوں گے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

FMRi

نُزُولُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام وَأَدَاؤُهُ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

(حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اتر کر امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز ادا فرمائیں گے)

٨ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ»(١٠).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

(١٠) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٣/ ١٢٧٢، الرقم/ ٣٢٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ١/ ١٣٦، الرقم/ ١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢١٣، الرقم/ ٦٨٠٢.

FMRi

وَفِي لَفْظَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَأَمَّكُمْ». وَفِي لَفْظٍ آخَرَ: «فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی کا) کیا عالم ہو گا جب تمہارے درمیان عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''صحیح مسلم'' میں ایک جگہ فَأَمَّكُمْ اور دوسرے مقام پر فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ کے الفاظ وارِد ہوئے ہیں۔

٩ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنهما، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: ... «فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیهما السلام، فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ»(١١).

---

(١١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم علیهما السلام حاكمًا بشريعة نبينا محمد صلی الله علیه وآله وسلم، ١/ ١٣٧، الرقم/ ١٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٤٥، الرقم/ ١٤٧٦٢-١٥١٦٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٣١، الرقم/ ٦٨١٩، وابن منده في

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ۔۔۔ آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی علیہ السلام) ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیے، ہمیں نماز پڑھائیے۔ اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اِس وقت) میں اِمامت نہیں کروں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو (یعنی عیسیٰ علیہ السلام اُس وقت اِمامت سے انکار کرتے ہوئے مسلمانوں کے امیر کو ان کی امامت کا حکم فرمائیں گے) اُس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کو عطا کر رکھی ہے۔

اسے امام مسلم، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٠ – عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ... «وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ: يَا رُوحَ اللهِ، تَقَدَّمْ صَلِّ، فَيَقُولُ: هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي، فَإِذَا قَضَى

الإيمان، ١/ ٥١٧، الرقم/ ٤١٨، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٩٩، الرقم/ ٣١٧، وابن الجارود في المنتقى، ١/ ٢٥٧، الرقم/ ١٠٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ١٨٠، الرقم/ ١٨٣٩٦.

صَلَاتَهُ، أَخَذَ عِيسَى حَرْبَتَهُ، فَيَذْهَبُ نَحْوَ الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الدَّجَّالُ، ذَابَ، كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، فَيَضَعُ حَرْبَتَهُ بَيْنَ ثَنْدُوَتِهِ، فَيَقْتُلُهُ وَيَنْهَزِمُ أَصْحَابُهُ»(١٢).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ.

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت اتریں گے۔ مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا: ”یاروح اللہ! آگے آکر نماز پڑھایئے۔“ وہ فرمائیں گے کہ اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں (اس لیے تم ہی نماز پڑھاؤ)۔ لہٰذا مسلمانوں کا امیر ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوں گے تو اپنا نیزہ لے کر دجال کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ دجال ان کو دیکھتے ہی سیسے کی طرح پگھلنے لگے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ اس کی چھاتیوں کے درمیان مار کر اسے قتل کر ڈالیں گے اور اس کے پیروکار شکست کھا جائیں گے۔

---

(١٢) أخرجه أحمد بن حنبل، ٤/ ٢١٦، الرقم/ ١٧٩٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩١، الرقم/ ٣٧٤٧٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٦٠، الرقم/ ٨٣٩٢، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٢٤، الرقم/ ٨٤٧٣.

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

FMRi

نُزُولُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام كَحَكَمٍ مُقْسِطٍ وَإِمَامٍ عَدْلٍ

(حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام عادل حکمران کے طور پر آسمان سے اتریں گے)

۱۱ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا، حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ، وَحَذَّرَنَاهُ، فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: «إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ. ... وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ، وَظَهَرَ عَلَيْهِ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً، حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ، وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي

الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ». فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ رضي الله عنها: يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ، فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ».

فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسَى عليه السلام: افْتَحُوا الْبَابَ. فَيُفْتَحُ، ... فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ، كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا، وَيَقُولُ عِيسَى عليه السلام: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً، لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ، فَيَقْتُلُهُ. ...

«فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ، وَلَا بَعِيرٍ، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ، وَالتَّبَاغُضُ، وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ

فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللهُ» ... الحديث(١٣).

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَأَوْرَدَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ جُمَلًا مِنْهُ فِي ((فَتْحِ الْبَارِي)) مُسْتَشْهِدًا بِهَا، فَهُوَ عِنْدَهُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ أَوْ حَسَنٌ.

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس کا اکثر حصہ اُس حدیث پر مشتمل تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دجال سے متعلق بیان فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس سے خبردار کیا۔ اسی سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(١٣) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ٢/ ١٣٥٩- ١٣٦٢، الرقم/ ٤٠٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ٤/ ١١٧، الرقم/ ٤٣٢١-٤٣٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٨٠، الرقم/ ٨٦٢٠، وذكره ابن حجر في الفتح الباري، ٦/ ٦١٠، الرقم/ ٣٣٩٨.

جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا، اور اللہ تعالی نے کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں فرمایا جس نے اپنی امت کو (فتنۂ) دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ میں چونکہ آخری نبی ہوں اور تم بہترین امت ہو، (اس لیے) وہ لا محالہ تمہارے درمیان ہی نمودار ہو گا۔" ۔۔۔مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر زمین کا کوئی خطہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں دجال نہ جائے اور جس پر اس کا ظہور نہ ہو، البتہ جس درہ سے بھی وہ مکہ یا مدینہ آنا چاہے گا فرشتے ننگی تلواریں لیے اس کے سامنے آ جائیں گے (اور وہ آگے بڑھنے کی جرات نہ کر سکے گا)۔ چنانچہ وہ کھاری زمین کے کنارے سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈال دے گا۔ اس وقت مدینہ طیبہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے ہر منافق مرد و عورت مدینہ (طیبہ) سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ (ان زلزلوں کے ذریعے) مدینہ طیبہ گندگی (منافقوں) کو اپنے سے اسی طرح دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔ (اس لیے) اس دن کو "یوم الخلاص" (یعنی چھٹکارے کا دن) کہا جائے گا۔

(یہ حالات سن کر) اُمّ شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عرب اُس زمانے میں کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عرب اُس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے اور ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ایک صالح امام (پیشوا) کے ماتحت ہوں گے۔ (ایک دن یہ واقعہ ہو گا کہ) ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لیے

آگے بڑھا ہی ہو گا کہ ان میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ نماز پڑھانے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کرے مگر عیسیٰ علیہ السلام اس کے کاندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ نماز کی اقامت تمہارے ہی لیے ہوئی ہے۔ لہٰذا (اس وقت) مسلمانوں کو انہی کا امام نماز پڑھائے گا۔

جب امام نماز پڑھا کر فارغ ہو گا تو عیسیٰ علیہ السلام (قلعہ والوں سے) فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا، اس (دروازے) کے پیچھے دجال ہو گا۔۔۔۔ جب دجال، عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھُلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھُلتا ہے۔ پھر وہ بھاگ کھڑا ہو گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے کہ میری ایک ایسی ضرب تیرے لیے مقدر ہو چکی ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ وہ اسے ''لد'' کے مشرقی دروازے پر پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔۔۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: اور عیسیٰ علیہ السلام میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور (بطورِ احسان غیر مسلم شہریوں سے) ریاستی حفاظت کا ٹیکس (جو عسکری خدمات سے اِستثناء کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے) معاف کر دیں گے۔ نیز زکوٰۃ کی وصولی بھی بند کر دیں گے، پس نہ بکری کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی نہ اونٹ کی (کیونکہ سب مال دار ہوں گے اور زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا)۔ لوگوں کے دلوں سے بغض و عداوت

ختم ہو جائے گی اور ہر زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا، حتیٰ کہ چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا تو سانپ اسے کوئی گزند نہ پہنچائے گا۔ چھوٹی بچی شیر کو بھگائے گی تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جیسے ان کی حفاظت کرنے والا کتا۔ زمین اَمن امان سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور (سب لوگوں کا) کلمہ ایک ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیحین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کو ''فتح الباری'' میں بطور استشہاد ذکر کیا ہے اور ان کے نزدیک یہ حدیث صحیح یا حسن ہے۔

١٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ،

وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ»(١٤).

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں (میری) ابو القاسم کی جان ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ضرور ایک عادل امام اور مُنصف حکمران کے طور پر نازل ہوں گے۔ وہ ضرور بالضرور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، آپس کی دشمنیاں ختم کرائیں گے اور حسد اور بغض کو ختم کریں گے۔ یقیناً ان پر مال پیش کیا جائے گا مگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ (حدیث کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ) پھر اگر وہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر ''یا محمد'' کہہ کر ندا دیں گے تو میں ضرور انہیں جواب دوں گا۔

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی سند کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

(١٤) أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/ ٤٦٢، الرقم/ ٦٥٨٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١١.

إِجْرَاءُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام الْأَحْكَامَ وَفْقَ شَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ بَعْدَ نُزُوْلِهِ مِنَ السَّمَاءِ

(حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اترنے کے بعد زمین پر شریعتِ محمدی کے مطابق اَحکام نافذ فرمائیں گے)

١٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِن مِّنْ

أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩](١٥).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہٗ (قدرت) میں میری جان ہے! وہ وقت ضرور آئے گا کہ جب (اے امت محمدیہ!) تم میں ابن مریم ایک عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہو کر صلیب کو توڑ (کر اس کی تعظیم کے نصرانی عقیدہ کو باطل قرار دے) دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے (یعنی اسے تلف کر کے اس کی حرمت کے احکام نافذ کریں گے) اور (بطور اِحسان غیر مسلم شہریوں سے) ریاستی حفاظت کا ٹیکس (جو عسکری خدمات سے اِستثناء کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے) معاف کر دیں گے۔ (اُس

(١٥) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام ٣/ ١٢٧٢، الرقم/ ٣٢٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ١/ ١٣٥-١٣٦، الرقم/ ١٥٥.

وقت) مال و دولت کی ایسی فراوانی ہو گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا، اور (لوگ ایسے عبادت گزار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک) ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہو گا۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم (نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل قرآن مجید میں دیکھنا) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ قَبۡلَ مَوۡتِهِۦۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيدٗا﴾ 'اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے ○'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام مسلم کی بیان کردہ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں) لوگوں میں باہمی عداوت، بغض و کینہ اور حسد ختم ہو جائے گا۔

١٤ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا»(١٦).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ وَلَفْظُهُ: «يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام، فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَمْحُو الصَّلِيبَ، وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ، وَيُعْطَى الْمَالُ حَتَّى لَا يُقْبَلَ، وَيَضَعُ الْخَرَاجَ، وَيَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ، فَيَحُجُّ مِنْهَا أَوْ يَعْتَمِرُ، أَوْ يَجْمَعُهُمَا». قَالَ: وَتَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ ﵁: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩](١٧).

---

(١٦) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب إهلال النبي ﷺ وهديه، ٢/ ٩١٥، الرقم/ ١٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٤٠، ٥٤٠، الرقم/ ٧٢٧١، ١٠٩٨٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٣٢، الرقم/ ٦٨٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩٤، الرقم/ ٣٧٤٩٦.

(١٧) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٩٠، الرقم/ ٧٨٩٠.

وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَلَفْظُهُ: «لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ».

يَقُوْلُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَيْ بَنِي أَخِي، إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَقُوْلُوا: أَبُوهُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ(١٨).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ابن مریم علیہما السلام روحاء (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کے راستے پر حج یا عمرے کا یا دونوں کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور ''مسند احمد'' کی روایت میں یہ تفصیل بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کی آمد پر باجماعت نماز ادا کی جائے گی۔ وہ لوگوں میں اس قدر مال و

---

(١٨) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٥١، الرقم/ ٤١٦٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/ ٤٩٣، وذكره العظيم آبادي في عون المعبود، ١١/ ٣١٠.

دولت تقسیم کریں گے کہ بالآخر کوئی مال قبول نہیں کرے گا۔ وہ خراج لینا بند کر دیں گے اور رَوحاء کے مقام پر (بھی) قیام کریں گے اور یہیں سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھ کر روانہ ہوں گے۔ یہ حدیث مبارک سنا کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ قَبۡلَ مَوۡتِهِۦۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيدٗا﴾ 'اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے O'۔

امام حاکم نے بھی اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے صحیح قرار دیا ہے۔ ان کے روایت کردہ الفاظ اس طرح ہیں:

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ایک عادل حکمران اور منصف امام کی حیثیت سے ضرور تشریف لائیں گے۔ وہ فوری طور پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چل پڑیں گے اور میری قبر پر ضرور حاضری دیں گے، وہ مجھے سلام کریں گے اور میں اُنہیں ضرور جواب دوں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجو! اگر تم انہیں دیکھو تو ان سے عرض کرنا: ابو ہریرہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔

١٥ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّل رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «مَا أَهْبَطَ اللهُ إِلَى الْأَرْضِ مُنْذُ خَلَقَ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةً أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. ... ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وآله وسلم)، وَعَلَى مِلَّتِهِ مَاتَ، إِمَامًا مَهْدِيًّا، وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ»(١٩).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی فتنہ نازل نہیں کیا (اور نہ کرے گا) جو دجال کے فتنہ سے زیادہ بڑا ہو۔۔۔۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہو جائیں گے جو (میری) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصدیق کرتے ہوئے میری شریعت پر (کاربند) ہوں گے۔ وہ ایک ہدایت یافتہ امام اور عادل حاکم ہوں گے اور وہ دجال کو قتل کریں گے۔

اسے امام طبرانی نے 'المعجم الاوسط' میں روایت کیا ہے۔

---

(١٩) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٧-٢٨، الرقم/ ٤٥٨٠.

ظُهُورُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام وَالدَّجَّالِ فِي وَقْتٍ نَفْسِهِ

(حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور دجّال ایک ہی وقت میں ظاہر ہوں گے)

١٦ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ» -لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا(٢٠) «فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى

---

(٢٠) قَالَ الْعَلاَّمَةُ التُّورْبَشْتِيُّ: قَوْلُهُ: (لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا) مِنْ قَوْلِ الصَّحَابِيِّ، أَيْ: لَمْ يَزِدْنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى (أَرْبَعِينَ) شَيْئًا يُبَيِّنُ الْمُرَادَ مِنْهَا، فَلَا أَدْرِي أَيًّا أَرَادَ بِهَذِهِ الثَّلَاثَةِ؟ وقَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: وَيَرْفَعُ هَذَا الشَّكُّ مَا فِي حَدِيْثِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، مِنْ أَنَّهَا أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا. [الملا علي القاري، المرقاة شرح المشكاة، ١٠/ ١٧٥]

فَقَدْ أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو –نَفْسِهِ– بِلَفْظِ: يَخْرُجُ –يَعْنِي الدَّجَّالُ– فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَرِدُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ إِلَّا الْكَعْبَةَ وَالْمَدِينَةَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ ... الْحَدِيثَ. وَوَقَعَ فِي حَدِيثِ سَمُرَةَ الْمُشَارِ إِلَيْهِ قَبْلُ: يَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَيْنِ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ فَيَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِيهِ، ثُمَّ يُهْلِكُهُ اللهُ. وَفِي حَدِيثِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: أَتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أُنْذِرُكُمُ الْمَسِيحَ ... الْحَدِيثَ. وَفِيهِ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةَ، وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَالطُّورَ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. [ابن حجر العسقلاني، فتح الباري، ١٣/ ١٠٥]

علامہ التوربشتی کہتے ہیں: (میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال) یہ صحابی کا قول ہے یعنی حضور نبی اکرم ﷺ نے مراد کو واضح کرنے کے لیے اربعین (چالیس) پر کسی شے کا اضافہ نہیں فرمایا۔ سو مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے ان تینوں میں سے کون سا لفظ مراد لیا ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں: یہ شک حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دور ہو جاتا ہے کہ اس میں چالیس سال کی صراحت موجود ہے۔

ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ. ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ»(٢١).

امام طبرانی نے یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور طریق سے بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: وہ یعنی دجال نکلے گا اور زمین پر چالیس صبح (دن) تک ٹھہرے گا۔ جن میں وہ کعبۃ اللہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے علاوہ ہر جگہ وارد ہو گا۔ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اسی دجال کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ساری زمین پر ظاہر ہو گا سوائے حرمین اور بیت المقدس کے۔ تمام مومنین اس مقام پر محصور ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا۔ اور جنادہ بن ابی امیہ کی حدیث میں ہے کہ ہم انصار صحابہ میں سے ایک شخص کے پاس گئے جس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں مسیح (دجال) کے حوالے سے ڈرسنا تا ہوں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ زمین میں چالیس صبح (تک) قیام کرے گا۔ اس کی حکومت ہر جگہ ہو گی مگر چار مساجد میں وہ داخل نہیں ہو سکے گا: کعبۃ اللہ، مسجد نبوی، مسجد اَقصیٰ اور طور۔ اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(٢١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ونزول عيسى وقتله إياه وذهاب أهل الخير والإيمان وبقاء شرار الناس وعبادتهم الأوثان والنفخ في الصور وبعث من في القبور، ٤/ ٢٢٥٨-٢٢٥٩، الرقم/ ٢٩٤٠،

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: دجال میری امت میں نکلے گا، پس وہ چالیس - راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے چالیس دن فرمایا، یا چالیس مہینے یا چالیس سال - ٹھہرے گا۔ پھر اللہ تعالی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بھیج دے گا۔ ان کا حلیہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہو گا۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کر کے ہلاک کر ڈالیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اِس طرح اَمن سے رہیں گے کہ کوئی سے بھی دو افراد کے درمیان عداوت نہیں ہو گی۔

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧ - عَنْ سَفِينَةَ -مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ، وَهُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. ... ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا، فَيَقُولُ: هَذِهِ قَرْيَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ (أَيْ بَلْدَةُ ذَلِكَ النَّبِيِّ الْعَظِيْمِ سَيِّدِنَا

وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٦، الرقم/ ٦٥٥٥، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٣٤٩-٣٥١، الرقم/ ٧٣٥٣.

مُحَمَّدٍ ﷺ)، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللهُ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقَ»(٢٢).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: سنو! مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ یاد رکھو! وہ بائیں آنکھ سے کانا ہو گا، اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہو گی، اس کی دو آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ''کافر'' لکھا ہو گا۔۔۔ پھر وہ روانہ ہو گا اور مدینہ (طیبہ کے قریب) پہنچے گا، مگر اس کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت (قدرت) نہ ہو گی۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ یہ اُس آدمی کا شہر ہے۔ (مراد یہ کہ ہمارے نبی معظم ﷺ کا شہر ہو گا، اِس لیے وہ اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔) پھر وہ یہاں سے چل کر شام پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ''اَفیق'' نامی گھاٹی کے پاس (عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں) ہلاک کروا دے گا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

(٢٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٢١، الرقم/ ٢١٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩١، الرقم/ ٣٧٤٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ٨٤، الرقم/ ٦٤٤٥.

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ مِنَ السَّمَاءِ وَقَتْلُهُ الدَّجَّالَ

(حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷺ آسمان سے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے)

١٨ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ. فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللهِ، لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ.

فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ. إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ(٢٣).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اَہلِ روم ''اَعماق'' یا ''دابق'' کے مقام پر نہ پہنچ جائیں۔ پھر ان سے لڑنے کے لیے اُس زمانے کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہو گا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے جو آدمی قید کیے گئے ہیں (اور اب مسلمان ہو چکے ہیں) انہیں اور ہمیں تنہا چھوڑ دو، ہم ان سے جنگ کریں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں، واللہ! ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ اس پر وہ اِن سے جنگ کریں

---

(٢٣) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في فتح قسطنطينية وخروج الدجال ونزول عيسى بن مريم، ٤/ ٢٢٢١، الرقم/ ٢٨٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٢٤، الرقم/ ٦٨١٣.

گے۔ اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہوں گے جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا (یعنی انہیں توبہ کی توفیق ہی نہ ہو گی)۔ ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء (بہترین شہید) قرار پائیں گے اور باقی ایک تہائی مسلمان فتح حاصل کر لیں گے جس کے نتیجے میں یہ آئندہ ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ و مامون ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جلد ہی یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی یہ لوگ مالِ غنیمت تقسیم ہی کر رہے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ مسیح (دجال) تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں (بستیوں) میں گھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر (دجال کے مقابلہ کے لیے قسطنطنیہ) سے روانہ ہو جائے گا، لیکن یہ خبر غلط ہو گی۔

پھر جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئے گا۔ وہاں ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں درست کرنے ہی میں مشغول ہوں گے کہ نمازِ (فجر) کی اِقامت ہو جائے گی اور معاً بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہو جائیں گے اور (مسلمانوں کے امیر کو) ان کی امامت (کا حکم) فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ بھی دیتے تب بھی وہ گھل گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کروائے گا اور وہ اپنے نیزے پر اس کا خون (لوگوں کو) دکھلائیں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ»(٢٤).

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَرْبَعَةِ طُرُقٍ، وَفِي بَعْضِ طُرُقِهِ: «إِلَى جَانِبِ لُدٍّ». وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

مجمع بن جاریہ انصاری ﷺ سے بیان کردہ روایت میں ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ابن مریم علیہا السلام دجال کو بابِ لُد پر قتل کریں گے۔

---

(٢٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٢٠، الرقم/ ١٥٥٠٤– ١٥٥٠٧، ٤/ ٢٢٦، ٣٩٠، الرقم/ ١٨٠١٨، ١٩٤٩٦، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في قتل عيسى بن مريم الدجال، ٤/ ٥١٥، الرقم/ ٢٢٤٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٢١– ٢٢٢، الرقم/ ٦٨١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ٤٤٣– ٤٤٤، الرقم/ ١٠٧٥–١٠٨١، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/ ٣٩٨، الرقم/ ٢٠٨٣٥.

امام احمد نے اس حدیث کو چار سندوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک سند کے الفاظ یہ ہیں: ''باب لد کی جانب قتل کریں گے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے۔

١٩ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه، قَالَ: «يَنْزِلُ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام، فَإِذَا رَآهُ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا تَذُوبُ الشَّحْمَةُ». قَالَ: «فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ»(٢٥).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے تو دجال ان کو دیکھتے ہی (خوف سے) ایسا پگھلنے لگے گا جیسے چربی پگھلتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ دجال کو قتل کریں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے مختصراً روایت کیا ہے، جب کہ ابن ابی شیبہ نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

---

(٢٥) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/ ٢٢٣٨، الرقم/ ٢٩٢١ وابن أبي شيبة، ٧/ ٤٩٣، الرقم/ ٣٧٤٩٤.

٢٠ - عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه -مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام»(٢٦).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ والدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر رکھا ہے۔ ایک گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ جو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

---

(٢٦) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٧٨، الرقم/ ٢٢٤٤٩، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، ٦/ ٤٢، الرقم/ ٣١٧٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢٣-٢٤، الرقم/ ٦٧٤١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٤٨، الرقم/ ٤١٢٤، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/ ٦٦٥، الرقم/ ٢٨٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/ ٧٢، الرقم/ ١٧٤٧.

اسے امام احمد، نسائی، طبرانی، دیلمی اور ابن ابی عاصم نے جب کہ امام بخاری نے ''التاریخ الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔

٢١ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ سَرَدَهُ سَمُرَةُ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُونَ أَنَّ كُسُوفَ هَذِهِ الشَّمْسِ، وَكُسُوفَ هَذَا الْقَمَرِ، وَزَوَالَ هَذِهِ النُّجُومِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ كَذَبُوا، وَلَكِنْ آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللهِ يَفْتِنُ بِهَا عِبَادَهُ لِيَنْظُرَ مَنْ يُحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً. وَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ قُمْتُ أُصَلِّي مَا أَنْتُمْ لَاقُونَ فِي دُنْيَاكُمْ وَآخِرَتِكُمْ. وَإِنَّهُ وَاللهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ، مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي يَحْيَى، لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتَى خَرَجَ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَإِنَّهُ يُحْصِرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ

الْمَقْدِسِ فَيُزَلْزَلُونَ زِلْزَالًا شَدِيدًا، فَيُصبِحُ فِيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَهْزِمُهُ اللهُ وَجُنُودَهُ». ... الحديث(٢٧).

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: «ثُمَّ يَجِيءُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ»(٢٨).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبے کے دوران حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: اما بعد! بعض لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب اور ماہتاب کا گرہن لگنا اور ان ستاروں کا اپنے اپنے

---

(٢٧) أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٤٧٨-٤٧٩، الرقم/ ١٢٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ١٨٩، الرقم/ ٦٧٩٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ٣٢٥-٣٢٧، الرقم/ ١٣٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ١٠١-١٠٣، الرقم/ ٢٨٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٣٣٩، الرقم/ ٦١٥٤.

(٢٨) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٣، الرقم/ ٢٠١٦٣.

مطلع سے ہٹ جانا اَہلِ زمین کے بڑے بڑے لوگوں کی موت کے باعث ہوتا ہے۔ یقیناً لوگوں نے جھوٹ بولا ہے۔ اَمر واقع یہ ہے کہ یہ اللہ تعالی کی نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ وہ جانچتا ہے کہ ان میں سے کون تائب ہوتا ہے (اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے)۔ اللہ کی قسم! جب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا تو اس دوران میں نے دنیا و آخرت میں تمہارے ساتھ پیش آنے والے تمام واقعات دیکھے ہیں۔

خدا کی قسم! جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوئے، قیامت نہیں آئے گی۔ ان میں آخری کذاب کانا دجال ہو گا، جس کی بائیں آنکھ (ایک انصاری بزرگ صحابی) ابو یحییٰ کی آنکھ کی طرح ممسوح (مٹی ہوئی) ہو گی۔ جب وہ نکلے گا تو جلد ہی اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگے گا۔ جو شخص اس پر ایمان لائے گا اور اس کی تصدیق اور اتباع کرے گا، اس کا گزشتہ کوئی نیک عمل اسے فائدہ نہ دے گا (کیوں کہ مرتد ہونے کی وجہ سے اس کے سارے نیک اعمال باطل اور بے کار ہو جائیں گے)۔ لیکن جو شخص اس کا انکار کرے گا اور اُس کی تکذیب کرے گا، اس سے کسی گزشتہ برائی (غلطی) کا مؤاخذہ نہ ہو گا (یعنی اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے)۔

دجال حرم (یعنی مکہ و مدینہ) اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر مسلط ہو گا اور مومنین کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا جو سخت پریشانی میں مبتلا ہوں

گے۔ تب ان میں صبح کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لائیں گے۔ (ان کے ذریعے) اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں کو ہلاک کر دے گا۔

اس حدیث کو امام احمد، حاکم، طبرانی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٢ - عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشْفَعُ، وَسَيُدْرِكُ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام، وَيَشْهَدُونَ قِتَالَ الدَّجَّالِ»(٢٩).

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: روزِ قیامت جنت میں داخل ہونے والا پہلا شخص میں ہی ہوں گا۔ میں شفاعت کروں گا۔ میری اُمت کے کچھ لوگ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے ملیں گے اور (اُن کے لشکر میں شامل ہو کر) دجال سے ہونے والی جنگ میں شریک ہوں گے۔

---

(٢٩) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٨٧، الرقم/ ٨٦٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ٢٠٣، الرقم/ ٢٨٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٦٨، الرقم/ ٤١٦٠.

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے۔ نیز طبرانی نے بھی 'المعجم الاوسط' میں روایت کیا ہے۔

٢٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: «إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَّالَ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ، يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَانِ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا. اَللهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اللهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا - مَرَّتَيْنِ. وَيُنَزِّلُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ﷺ، فَيَؤُمُّهُمْ. فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللهُ الدَّجَّالَ، وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ))». (٣٠)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: گمراہی کی علامت کانا دجال مشرق کی جانب سے لوگوں کے باہمی اختلافات اور تفرقہ پروری کے زمانے میں نکلے گا۔ وہ چالیس دن میں ـ جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا ـ زمین پر مسلط ہو گا۔ پھر آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس قدر زمین تک رسائی پا سکے گا، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا

---

(٣٠) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٢٣، الرقم/ ٦٨١٢.

ہے کہ وہ کس قدر زمین تک پہنچے گا۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور (سب سے پہلی نمازِ فجر کے علاوہ باقی نمازوں میں) مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے۔ وہ (نماز پڑھاتے ہوئے) رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد (بطور دعا) عرض کریں گے: اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک فرما دے اور مؤمنین کو غالب کر دے۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى قَتْلِ الدَّجَّالِ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام». (٣١)

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے کسی اور کو نہیں دی گئی۔

اسے امام ابو داود طیالسی نے روایت کیا ہے۔

---

(٣١) أخرجه أبو داود الطيالسي في المسند، ١/ ٣٢٧، الرقم/ ٢٥٠٤.

كَمْ تَكُوْنُ مُدَّةُ مَكْثِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام فِي الْأَرْضِ؟

(حضرت عیسیٰ ابن مریم عليه السلام کی زمین میں قیام کی مدت کتنی ہو گی؟)

٢٤ - عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ لِي: «مَا يُبْكِيكِ»؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا ... حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى عليه السلام فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ

عِيسَى عليه السلام فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا، وَحَكَمًا مُقْسِطًا»(٣٢).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْهَيْثَمِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے (فتنۂ) دجال کا خیال آگیا تھا، (اس کے خوف سے) رو پڑی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اصفہان کے (ایک مقام) ''یہودیہ'' میں نکلے گا اور سفر کرتا ہوا مدینہ منورہ بھی آئے گا۔ وہ مدینہ کے (باہر) ایک جانب پڑاؤ کرے گا، اس زمانے میں مدینہ منورہ کے سات دروازے (یا راستے ہوں گے) جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے (جو اسے مدینہ طیبہ میں

---

(٣٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٧٥، الرقم/ ٢٤٥١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩٠، الرقم/ ٣٧٤٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٣٤-٢٣٥، الرقم/ ٦٨٢٢، وذكره الهيثمي في المجمع الزوائد، ٧/ ٣٣٨.

داخل نہیں ہونے دیں گے)۔ مدینہ منورہ کے بُرے لوگ نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔۔۔۔ جب وہ (یہاں سے روانہ ہو کر) فلسطین کے مقامِ لُد پر پہنچے گا تو عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو جائے گا اور وہ اسے قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک دنیا میں مُنصف حکمران اور انصاف کرنے والے قاضی کی حیثیت سے رہیں گے۔

اسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام رجال صحیح ہیں سوائے خضرمی بن لاحق کے، وہ ثقہ ہے۔

٢٥ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ عَامًا يَعْمَلُ فِيهِمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّتِي، وَيَمُوتُ، وَيَسْتَخْلِفُونَ بِأَمْرِ عِيسَى رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، يُقَالُ لَهُ: الْمُقْعَدُ، فَإِذَا مَاتَ الْمُقْعَدُ لَمْ يَأْتِ عَلَى النَّاسِ ثَلَاثُ سِنِينَ حَتَّى يُرْفَعَ الْقُرْآنُ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ وَمَصَاحِفِهِمْ»(٣٣).

(٣٣) ذكره السيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/ ١٠٨.

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ فِي ((كِتَابِ الْفِتَنِ)) كَمَا فِي ((الْحَاوِي لِلْفَتَاوِي)) لِلسُّيُوْطِيِّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال (دنیا میں) رہیں گے۔ اپنے قیام کے دوران وہ کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے۔ ان کی وفات کے بعد لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنو تمیم کے ایک شخص مُقْعَدْ کو آپ کا جانشین بنائیں گے۔ مُقْعَدْ کی وفات کے بعد لوگوں پر تین سال گزرنے نہ پائیں گے کہ قرآن مجید لوگوں کے سینوں اور ان کے مصاحف سے اٹھا لیا جائے گا۔

اسے ابو الشیخ ابن حیان نے ''کتاب الفتن'' میں روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے ''الحاوی للفتاوی'' میں ان کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

٢٦ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: «يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ علیہما السلام إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً (وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ يَبْقَى فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ

سَنَةً). ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ»(٣٤).

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالتَّبْرِيزِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد نکاح کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہو گی۔ وہ پینتالیس سال تک دنیا میں رہیں گے (جب کہ ایک روایت میں چالیس سال کا عرصہ بیان ہوا ہے)۔ پھر ان کی وفات ہو جائے گی اور انہیں میرے پاس میرے روضہ میں دفن کیا جائے گا۔ (روزِ قیامت) میں اور عیسیٰ ابن مریم، ابو بکر اور عمر کے درمیان ایک ہی قبر سے کھڑے ہوں گے۔

اسے علامہ ابن الجوزی اور خطیب تبریزی نے بیان کیا ہے۔

---

(٣٤) ذكره ابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم، أبواب بعثه وحشره وما يجري له صلى الله عليه وآله وسلم، الباب الثاني في حشر عيسى بن مريم عليهما السلام مع نبينا صلى الله عليه وآله وسلم/ ٨٣٢، وأيضًا في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ٢/ ٣٩، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/ ١٥٢٤، الرقم/ ٥٥٠٨.

٢٧ - عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، قَالَ: لَمَّا رَأَى عِيسَى قِلَّةَ مَنِ اتَّبَعَهُ وَكَثْرَةَ مَنْ كَذَّبَهُ، شَكَا ذَلِكَ إِلَى اللهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ [آل عمران،٣/ ٥٥]، وَلَيْسَ مَنْ رَفَعْتُهُ عِنْدِي مَيِّتًا، وَإِنِّي سَأَبْعَثُكَ عَلَى الْأَعْوَرِ الدَّجَّالِ فَتَقْتُلُهُ. ثُمَّ تَعِيشُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِيْتُكَ مِيْتَةَ الْحَيِّ.

قَالَ كَعْبٌ: وَذَلِكَ يُصَدِّقُ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَيْثُ قَالَ: «كَيفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا فِي أَوَّلِهَا وَعِيسَى فِي آخِرِهَا؟»(٣٥).

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ فِي تَفْسِيْرِهِ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ.

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے پیروکار کم اور جھٹلانے والے زیادہ ہیں تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں اس کا شکوہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں۔ جس کو میں اپنے پاس اٹھاؤں وہ مردہ نہیں، اور میں اس کے بعد تمہیں کانے دجال کی طرف بھیجوں گا۔ تم اسے قتل کروگے۔ پھر تم چوبیس سال مزید زندہ رہوگے۔ اس کے

(٣٥)أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٣/ ٢٩٠.

بعد میں تمہیں (اپنے مقررہ وقت پر طبعی موت سے) وفات دوں گا۔ (پس جب تمہارے لیے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے۔ آگے حضرت کعب احبار فرماتے ہیں:) یہ بات رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی تصدیق کرتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ایسی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے؟

اسے امام ابن جریر طبری نے اپنی ''تفسیر'' میں صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

FMRi

ذِكْرُ وَصْفِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام وَوَفَاتِهِ

(حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے شخصی اوصاف اور وفات کا بیان)

٢٨ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، ... وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ(٣٦).

---

(٣٦) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٧، الرقم/ ٩٦٣٠، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ٤/ ١١٧،

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: یقیناً عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام (میری امت میں) نازل ہوں گے۔ تم جب انہیں دیکھو تو (ان علامات سے انہیں) پہچان لینا: وہ درمیانے قد کے ہوں گے۔ ان کا رنگ سرخی و سفیدی مائل ہو گا۔ سیدھے لٹکتے ہوئے بال ہوں گے۔ (جب وہ اتریں گے تو ان کے بالوں کی نرمی و ملائمت سے ایسا لگے گا کہ) گویا کہ ان کے سرِ اقدس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں اگرچہ اس تک کسی قسم کی تری بھی نہیں پہنچی ہو گی۔ وہ ہلکے زرد رنگ کی دو چادروں میں ملبوس ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل (کرکے حرام خوری کا خاتمہ) کریں گے اور (بطور اِحسان غیر مسلم شہریوں سے) ریاستی حفاظت کا ٹیکس (جو عسکری خدمات سے اِستثناء کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے) معاف کر دیں گے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں کذاب مسیح دجال کو بھی ہلاک کر دے گا۔ (ان کے زمانے میں) زمین میں اتنا امن ہو گا کہ شیروں کے ساتھ اونٹ، گایوں کے ساتھ چیتے اور بکریوں کے ساتھ بھیڑیے چریں گے۔ بچے اور کم عمر لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے مگر وہ ایک دوسرے کو کوئی گزند نہیں پہنچائیں گے۔

الرقم/ ٤٣٢٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٣٣، الرقم/ ٦٨٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩٩، الرقم/ ٣٧٥٢٦.

عیسیٰ علیہ السلام (اہلِ) زمین میں - جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا - زندگی گزاریں گے۔ پھر آپ کی وفات ہو گی، مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور پھر تدفین کریں گے۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: «لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ - يَعْنِي عِيسَى عليه السلام - وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ. ... فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ»(٣٧).

---

(٣٧) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٠٦، الرقم/ ٩٢٥٩، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ٤/ ١١٧، الرقم/ ٤٣٢٤، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٥١، الرقم/ ٤١٦٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٩٩، الرقم/ ٣٧٥٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٣٣، الرقم/ ٦٨٢١.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي ''فَتْحِ الْبَارِي'' مِنْ نُزُوْلِ عِيْسَى عليه السلام. وَقَالَ: وَرَوَى أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مِثْلَهُ مَرْفُوعًا(٣٨).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اور اُن یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کوئی نبی نہیں اور وہ یقیناً (میری امت میں) نازل ہوں گے۔ جب تم ان کو دیکھو تو (ان علامات سے) پہچان لینا: ان کا قد و قامت درمیانہ اور رنگ سرخی و سفیدی مائل ہو گا۔ وہ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔ وہ جب اتریں گے تو ایسا لگے گا کہ گویا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، اگرچہ انہوں نے سر گیلا نہیں کیا ہو گا۔۔۔۔ وہ صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور (بطور اِحسان غیر مسلم شہریوں سے) ریاستی حفاظت کا ٹیکس (جو عسکری خدمات سے اِستثناء کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے) معاف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام (باطل) ادیان و مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور (انہی کے ہاتھوں) مسیح دجال کو بھی ہلاک کر دے گا۔

---

(٣٨) ذكره ابن حجر في الفتح الباري، ٦/ ٤٩٣.

عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ”فتح الباری“ میں نزولِ مسیح کے باب میں ذکر کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ عسقلانی نے لکھا ہے: اس حدیث کو امام احمد اور ابو داود نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت عبد الرحمٰن بن آدم کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

٣٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: «وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ علیہما السلام، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ. فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، ... وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ»(٣٩).

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ یقیناً (میری اُمت میں) نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ (ان کی پہچان یہ ہے کہ) وہ میانہ قد و قامت کے ہوں گے، رنگ سرخ و سفید ہو گا، بال سیدھے اور ایسے (صاف اور چمک دار) ہوں گے کہ وہ اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی یوں محسوس ہو گا جیسے ان سے پانی ٹپک رہا ہو، وہ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔ پس وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، (بطور اِحسان غیر مسلم شہریوں سے) ریاستی حفاظت کا ٹیکس (جو عسکری خدمات سے اِستثناء کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے) معاف کر دیں گے۔۔۔۔ اللہ ان کے زمانے میں کذاب مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ اُس

(٣٩) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٧، الرقم/ ٩٦٣٠، والطيالسی في المسند، ١/ ٣٣٥، الرقم/ ٢٥٧٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/ ٣٦٨-٣٦٩.

وقت روئے زمین پر امن امان کا دور دورہ ہو گا، حتیٰ کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ ایک جگہ چرا کریں گے، بچے اور کم عمر لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے لیکن ان میں سے کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ پس جب تک اللہ چاہے گا عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں رہیں گے، پھر ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کریں گے۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه، قَالَ: ((مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ))(٤٠).

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دفن ہونا مرقوم ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

---

(٤٠) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٨، الرقم/٣٦١٧.

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: ((يُدْفَنُ عِيسَى عليه السلام مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُونُ قَبْرُهُ الرَّابِعَ))(٤١).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے دونوں ساتھیوں (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس دفن کیا جائے گا۔ لہٰذا وہاں چوتھی قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہو گی۔

اس روایت کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔

---

(٤١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٣/ ١٥٨، الرقم/ ٣٨٤.

آثَارُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فِي شَأْنِ نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام

(نزولِ مسیح ابن مریم علیہما السلام کے بارے میں صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کے اَقوال)

٣٢ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف، ٤٣/ ٦١]، قَالَ: هُوَ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ(٤٢).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

(٤٢)أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣١٧، الرقم/ ٢٩٢١، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٠٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ١٥٣، الرقم/ ١٢٧٤٠، وابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٣/ ٢٨٩، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٧٨٦-٧٨٧.

FMRi

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشادِ خداوندی - ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ 'اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول کریں گے تو قربِ) قیامت کی علامت ہوں گے' - کی تفسیر میں فرمایا ہے: اس نشانی سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا ہے۔

یہ قول امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف، ٤٣/ ٦١]، قَالَ: نُزُوْلُ عِيْسَى علیہ السلام(٤٣).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشادِ خداوندی - ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ - کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

اسے امام طبری اور سیوطی نے نقل کیا ہے۔

---

(٤٣) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/ ٩١، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٣٨٧.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف، ٤٣/ ٦١]، قَالَ: نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام عَلَمٌ لِلسَّاعَة(٤٤).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

اللہ تعالیٰ کے ارشاد۔ ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ 'اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول کریں گے تو قربِ) قیامت کی علامت ہوں گے' - کی تفسیر میں حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا قیامت کی نشانی ہے۔

اسے امام طبری اور سیوطی نے نقل کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَعَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف، ٤٣/ ٦١]،

---

(٤٤) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/ ٩١، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٣٨٧.

قَالَا: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَقَرَأَهَا أَحَدُهُمَا: ﴿وَإِنَّهُۥ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾(٤٥).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو مالک اور عوف دونوں نے امام حسن بصری سے ارشاد باری تعالیٰ - ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ 'اور بے شک وہ (عیسیٰ ﷺ جب آسمان سے نزول کریں گے تو قربِ) قیامت کی علامت ہوں گے' - کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ ﷺ کا (آسمان سے) نازل ہونا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک نے اس آیت کی قراءت ﴿وَإِنَّهُۥ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ یعنی عین کی فتحہ کے ساتھ کی ہے۔

اسے امام طبری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

☆ امام طبری اور دیگر مفسرین نے سورۃ الزخرف کی آیت نمبر ۶۱ کی ایک اور قراءت (عین اور لام کی فتحہ کے ساتھ) بھی بیان کی ہے۔

امام طبری لکھتے ہیں:

---

(٤٥) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/ ٩٠، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٣٨٧.

وَاجْتَمَعَتْ قُرَّاءُ الْأَمْصَارِ فِي قِرَاءَةِ قَوْلِهِ: ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ عَلَى كَسْرِ الْعَيْنِ مِنَ الْعِلْمِ. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا ذُكِرَتْ عَنْهُ فِي فَتْحِهَا، وَعَنْ قَتَادَةَ، وَالضَّحَّاكِ(٤٦).

بہت سے شہروں کے قراء حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ - ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ - میں عین کی کسرہ کے ساتھ قراءت کی گئی ہے، جب کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، قتادہ اور ضحاک سے فتح کے ساتھ بھی اس کی قراءت مروی ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف، ٤٣/ ٦١]، وَقُرِئَ: ((عَلَمٌ)) بِالتَّحْرِيكِ، أَيْ إِشَارَةٌ وَدَلِيلٌ عَلَى اقْتِرَابِ السَّاعَةِ(٤٧).

آیت مبارکہ - ﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ 'اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول کریں گے تو قربِ) قیامت کی علامت ہوں

(٤٦) الطبري، جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/ ٩١.

(٤٧) ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٨٤.

گے' - میں ایک قراءت کے مطابق عین کی فتحہ کے ساتھ لَعَلَمٌ ہے اور اس کا معنی ہے: علامت اور قربِ قیامت کی دلیل۔

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ الْغِفَارِيُّ، وَقَتَادَةُ، وَمَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، وَالضَّحَّاكُ، وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَاللَّامِ، أَيْ: خُرُوجُهُ عَلَمٌ مِنْ أَعْلَامِهَا، وَشَرْطٌ مِنْ شُرُوطِهَا(٤٨).

حضرت عبد اللہ بن عباس، ابو ہریرہ، ابو مالک الغفاری، قتادہ، مالک بن دینار، ضحاک اور زید بن علی رضی اللہ عنہم نے 'عین اور لام' کی فتحہ کے ساتھ اس کی قراءت کی ہے۔ اس کا معنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت اور شروطِ قیامت میں سے ایک شرط ہے۔

٣٣ - عَنِ ابْنِ زَيْدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِي ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴾ [آل عمران، ٣/ ٤٦]، قَالَ: قَدْ

---

(٤٨) ذكره الشوكانى في الفتح القدير، ٤/ ٥٦٢.

كَلَّمَهُمْ عِيْسَى عليه السلام فِي الْمَهْدِ، وَسَيُكَلِّمُهُمْ إِذَا قَتَلَ الدَّجَّالَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ كَهْلٌ (٤٩).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد۔﴿وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِي ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴾ 'اور وہ لوگوں سے گہوارے میں اور پختہ عمر میں (یکساں) گفتگو کرے گا اور وہ (اللہ کے) نیکوکار بندوں میں سے ہو گاo' - کی تفسیر میں حضرت ابن زید فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے گہوارے میں تو (بطور معجزہ) باتیں کر چکے ہیں۔ اور جب (نازل ہو کر) دجال کو قتل کریں گے تو اس وقت بھی لوگوں سے گفتگو کریں گے اور اس وقت آپ علیہ السلام پختہ عمر کے ہوں گے۔

اسے امام طبری اور سیوطی نے نقل کیا ہے۔

٣٤ - عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩]، قَالَ:

---

(٤٩) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٣/ ٢٧٢-٢٧٣، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ١٩٩.

قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى عليه السلام. وَاللهِ، إِنَّهُ الْآنَ لَحَيٌّ عِنْدَ اللهِ، وَلَكِنْ إِذَا نَزَلَ آمَنُوا بِهِ أَجْمَعُونَ(٥٠).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت حسن بصریؒ (مشہور تابعی) ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ 'اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیه السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیه السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ﴿قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ کا مطلب ہے کہ اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیه السلام کے وصال سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ کی قسم! وہ اس وقت اللہ کے پاس زندہ ہیں، اور جب وہ اُتریں گے تو تمام لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے۔

اس روایت کو امام طبری اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ [النساء،

---

(٥٠) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٦/ ١٨، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٧٧.

٤/ ١٥٩]، قَالَ: قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى. إِنَّ اللهَ رَفَعَ إِلَيْهِ عِيسَى، وَهُوَ بَاعِثُهُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَقَامًا يُؤْمِنُ بِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ(٥١).

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت حسن بصری سے ایک آدمی نے ارشادِ باری تعالیٰ-﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾'اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا' - کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: (﴿قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ کا مطلب ہے کہ) اہلِ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال سے پہلے آپ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ بے شک اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس (زندہ) اٹھا لیا تھا، اور وہی ان کو قیامت سے پہلے (دنیا میں) ایسے مقام پر مبعوث فرمائے گا کہ ان پر ہر نیک اور بد ایمان لے آئے گا۔

اس قول کو امام ابن ابی حاتم رازی اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

---

(٥١) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١١١٣، الرقم/ ٦٢٥١، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٧٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٣٥.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩]، قَالَ: إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رُفِعَ إِلَى السَّمَاء وَهُوَ نَازِلٌ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَلَا يَبْقَى يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ إِلَّا آمَنَ بِهِ(٥٢).

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ كَمَا فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ.

ایک روایت میں حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ آیت مبارکہ - ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ 'اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح ﷺ کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (ﷺ) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا' - کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ انہیں (زندہ) آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ قیامت کے قائم ہونے سے پہلے آپ دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہود و نصاریٰ میں سے کوئی فرد ایسا نہیں رہے گا جو ان پر ایمان نہیں لائے گا۔

---

(٥٢) ذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٣٤.

اسے امام عبد بن حمید اور ابن المنذر نے شہر بن حوشب کے طریق سے محمد بن علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ ''الدر المنثور'' میں ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩]، قَالَ: إِذَا نَزَلَ آمَنَتْ بِهِ الْأَدْيَانُ كُلُّهَا، ﴿وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩]، أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ رِسَالَةَ رَبِّهِ، وَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ(٥٣).

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت قتادہ سے اِس آیت مبارکہ - ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ 'اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا' - کی تفسیر میں مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو تمام ادیان و مذاہب کے لوگ

---

(٥٣) أخرجه عبد الرزاق في تفسير الصنعاني، ١/ ١٧٧، وابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٦/ ١٩، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٣٤.

ان پر کامل ایمان لے آئیں گے۔ آیت کے اگلے حصے - ﴿وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيدٗا﴾ 'اور قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے' - کا مفہوم یہ ہے کہ روزِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ کا پیغام انہیں پہنچا دیا تھا (مگر انہوں نے ان کی تکذیب کی) اور میں نے ان کے سامنے اپنے بارے میں اللہ کا بندہ ہونے کا اقرار کیا تھا (مگر یہ لوگ مجھے خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے رہے)۔

اِسے امام عبد الرزاق نے امام طبری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٥ - عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ (بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمَدَنِيِّ التَّابِعِيِّ الْجَلِيْلِ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ قَبۡلَ مَوۡتِهِۦۖ﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩]، قَالَ: إِذَا نَزَلَ عِيْسَى علیہ السلام فَقَتَلَ الدَّجَّالَ لَمْ يَبْقَ يَهُوْدِيٌّ فِي الْأَرْضِ إِلَّا آمَنَ بِهِ(٥٤).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت محمد بن زید (جو جلیل القدر تابعی اور امام مالک و امام زہری کے شیخ ہیں)، اللہ تعالیٰ کے ارشاد - ﴿وَإِن مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهِۦ قَبۡلَ

(٥٤) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٦/ ١٩، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٣٤.

مَوۡتِهِۦۖ﴾ ’اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا‘ - کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد دجال کو قتل کر دیں گے تو تمام یہودی ضرور ان پر (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئیں گے۔

اِسے امام طبری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٦ - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦۖ﴾ [النساء، ٤/ ١٥٩]، قَالَ: ذَلِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ علیہما السلام، لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا آمَنَ بِهِ(٥٥).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

جلیل القدر تابعی حضرت ابو مالک نے ارشاد باری تعالیٰ - ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦۖ﴾ ’اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان

---

(٥٥)أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٦/ ١٩، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٣٤-٧٣٥.

کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا‘ - کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے وقت ہو گا۔ اَہلِ کتاب کے تمام افراد آپ علیہ السلام پر ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئیں گے۔

اسے کو امام طبری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٧ - عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينَۢا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ [النساء، ٤/ ١٥٧-١٥٨]، قَالَ: ... ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَيُّكُمْ يُقْذَفُ عَلَيْهِ شَبَهِي فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ؟ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ. فَقُتِلَ ذَلِكَ الرَّجُلُ وَمَنَعَ اللهُ نَبِيَّهُ وَرَفَعَهُ إِلَيْهِ(٥٦).

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

---

(٥٦) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٦/ ١٤، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٢٨.

ارشاد باری تعالیٰ- ﴿وَقَوۡلِهِمۡ إِنَّا قَتَلۡنَا ٱلۡمَسِيحَ عِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمۡۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكّٖ مِّنۡهُۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنۡ عِلۡمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينَۢا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمٗا﴾ ’ اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعوٰی) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ کے رسول، مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا ہے، حالاں کہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی چڑھایا مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ علیہ السلام کا) ہم شکل بنا دیا گیا، اور بے شک جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں وہ یقیناً اس (قتل کے حوالے) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں (حقیقتِ حال کا) کچھ بھی علم نہیں مگر یہ کہ گمان کی پیروی (کر رہے ہیں)، اور انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یقیناً قتل نہیں کیاO بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہےO‘ - کی تفسیر میں حضرت قتادہ فرماتے ہیں:۔۔۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تھا: تم میں سے کون اس بات کے لیے تیار ہے کہ اسے میرا ہم شکل بنا دیا جائے، پھر وہی قتل ہو؟ آپ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں اس کام کے لیے حاضر ہوں۔ پس وہ شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں) قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو محفوظ رکھا اور انہیں آسمان کی طرف اٹھا لیا۔

اسے امام طبری اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمَكِّيِّ التَّابِعِيِّ الْجَلِيْلِ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ﴾ [النساء، ٤/ ١٥٧]، قَالَ: صَلَبُوا رَجُلًا غَيْرَ عِيسَى، شَبَّهُوْهُ بِعِيْسَى يَحْسَبُوْنَهُ إِيَّاهُ، وَرَفَعَ اللهُ إِلَيْهِ عِيسَى حَيًّا(٥٧).

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

ارشادِ باری تعالیٰ -﴿وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ﴾ ’مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ علیہ السلام کا) ہم شکل بنا دیا گیا‘ - کی تفسیر میں (جلیل القدر تابعی) حضرت مجاہد فرماتے ہیں: یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل تھا۔ یہودیوں نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھا حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔

اسے امام ابن ابی حاتم رازی، ابن جریر طبری اور سیوطی نے نقل کیا ہے۔

---

(٥٧) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١١١٠، الرقم/ ٦٢٣٤. وابن جرير الطبري في جامع البيان، ٦/ ١٥، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٢٨.

٣٨ – عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ: تَخْرُجُ الْحَبَشَةُ بَعْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى عليه السلام، فَيَبْعَثُ عِيْسَى عليه السلام طَائِفَةً، فَيُهْزَمُوْنَ(٥٨).

رَوَاهُ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ فِي الْفِتَنِ وَالْعَيْنِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حبشی حملہ کرنے کے لیے نکلیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ایک گروہ ان کے مقابلہ کے لیے بھیجیں گے اور اس جنگ میں حبشیوں کو شکست ہو جائے گی۔

اسے نعیم بن حماد نے ''فتن'' میں اور عینی نے بیان کیا ہے۔

٣٩ – عَنْ أَبِي رَافِعٍ نُفَيْعِ بْنِ رَافِعٍ الصَّائِغِ الْمَدَنِيِّ، قَالَ: رُفِعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَعَلَيْهِ مِدْرَعَةٌ وخُفًّا رَاعٍ وَحَذَّافَةٌ يَحْذِفُ بِهَا الطَّيْرَ(٥٩).

---

(٥٨) أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ٢/ ٦٧٠، الرقم/ ١٨٧٩، والعيني في عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ٩/ ٢٣٣.

(٥٩) أخرجه في تفسير الصنعاني، ١/ ١٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/ ٤٢١، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٢٨.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طَرِيْقِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

(نام وَر تابعی) حضرت ابو رافع نفیع بن رافع الصائغ المدنی فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو (آسمان پر) اٹھایا گیا تو آپ علیہ السلام نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا، (پاؤں میں) دو چمڑے کے موزے تھے جو چرواہے پہنتے ہیں اور ایک غلیل تھی جس سے وہ پرندوں کا شکار کیا کرتے تھے۔

اسے امام عبد الرزاق اور ابن عساکر نے ثابت البنانی کے واسطے سے اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٠ - عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ (رُفَيْعِ بْنِ مِهْرَانَ الرِّيَاحِيِّ)، قَالَ: «مَا تَرَكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام حِينَ رُفِعَ إِلَّا مِدْرَعَةَ صُوفٍ وَخُفَّيْ رَاعٍ وَقَذَّافَةً يُقْذَفُ بِهَا الطَّيْرُ»(٦٠).

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت ابو العالیہ (رُفیع بن مہران الریاحی) فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو (آسمان) پر اٹھایا گیا تو اُنھوں نے اپنے پیچھے یہ تین چیزیں چھوڑیں:

---

(٦٠) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٢٢١، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٢٨.

ایک جبہ، دو چمڑے کے موزے جو چرواہے پہنتے ہیں، ایک غلیل جس سے پرندوں کا شکار کیا جاتا ہے۔

٤١ - عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ فِي أَثَرٍ طَوِيْلٍ جَاءَ فِيْهِ: وَظَنُّوْا -أَي الْيَهُوْدُ- أَنَّهُمْ قَدْ قَتَلُوْا عِيْسَى وَظَنَّتِ النَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ أَنَّهُ عِيْسَى وَرَفَعَ اللهُ عِيْسَى مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ(٦١).

حضرت وہب بن منبہ کا ایک طویل ارشاد مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ یہودیوں کو گمان ہو گیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے۔ نصاریٰ کو بھی یہی گمان ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُسی روز (آسمان پر) اٹھا لیا تھا۔

(٦١) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٦/ ١٣، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٧٦، و السيوطي في الدر المنثور، ٢/ ٧٣٠.

مصادر التخريج

١. القرآن الحكيم.
٢. أحمد بن حنبل، أبو عبد الله الشيباني (١٦٤-٢٤١هـ/ ٧٨٠-٨٥٥م). المسند. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامي للطباعة والنشر، ١٤٠٨هـ.
٣. البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٧٠م). الصحيح. بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١هـ/ ١٩٨١م.
٤. البخارى، أبو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (١٩٤-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٧٠م). التاريخ الكبير. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.
٥. البيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ/ ٩٩٤-١٠٦٦م). السنن الكبرى. مكة المكرمة، المملكة العربية السعودية: مكتبة دار الباز، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤م.

٦. الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك (٢٠٩-٢٧٩هـ/ ٨٢٥-٨٩٢م). السنن. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.
٧. ابن الجارود، أبو محمد عبد الله بن على النيسابورى (ت: ٣٠٧هـ). المنتقى من السنن المسندة. بيروت، لبنان: مؤسسة الكتاب الثقافية، ١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م.
٨. ابن الجوزى، أبو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (٥١٠-٥٩٧هـ/ ١١١٦-١٢٠١م). الوفا بأحوال المصطفى ﷺ. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٨هـ/ ١٢٨٨م.
٩. ابن أبى حاتم الرازى، أبو محمد عبد الرحمن (٢٤٠-٣٢٧هـ/ ٨٥٤-٩٣٨م). تفسير القرآن العظيم. المملكة العربية السعودية: مكتبه نزار مصطفى الباز، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٩م.
١٠. الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥هـ/ ٩٣٣-١٠١٤م). المستدرك على الصحيحين. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ/ ١٩٩٠م.

FMRi

١١. ابن حبان، أبو حاتم محمد بن أحمد بن حبان التميمي البستي (٢٧٠-٣٥٤ه/ ٨٨٤-٩٦٥م). الصحيح. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٤ه/ ١٩٩٣م.

١٢. ابن حجر العسقلاني، أحمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن أحمد كناني (٧٧٣-٨٥٢ه/ ١٣٧٢-١٤٤٩م). فتح الباري شرح صحيح البخاري. بيروت، لبنان: دار المعرفه + لاهور، پاكستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٤٠١ه/ ١٩٨١م.

١٣. حسام الدين هندى، علاء الدين على متقى (ت: ٩٧٥ه). كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٣٩٩ه/ ١٩٧٩م.

١٤. ابن خزيمه، أبو بكر محمد بن اسحاق بن خزيمه سلمى نيشاپورى، (٢٢٣-٣١١ه/ ٨٣٨-٩٢٤م). الصحيح. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٠ه/ ١٩٧٠م.

١٥. خطيب تبريزى، محمد بن عبد الله. مشكوٰة المصابيح. بيروت، لبنان، دارالفكر، ١٤١١ه/ ١٩٩١م.

١٦. أبو داود، سليمان بن أشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد الأزدي السبحستاني (٢٠٢- ٢٧٥هـ/ ٨١٧-٨٨٩م). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤م.
١٧. الديلمي، أبو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الهمذاني (٤٤٥-٥٠٩هـ/ ١٠٥٣-١١١٥م). مسند الفردوس. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م.
١٨. السيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٤٩-٩١١هـ/ ١٤٤٥-١٥٠٥م). الحاوي للفتاوي. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربى، ١٤٢٥هـ.
١٩. ابن أبى شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبى شيبه الكوفى (١٥٩-٢٣٥هـ/ ٧٧٦-٨٤٩م). المصنف. الرياض، المملكة العربية السعودية: مكتبة الرشد، ١٤٠٩هـ.
٢٠. الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠م). المعجم الأوسط. القاهرة، مصر: دار الحرمين، ١٤١٥هـ.

٢١. الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠م). المعجم الكبير. موصل، العراق: مكتبة العلوم والحكم، ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣م.

٢٢. الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن ايوب بن مطير لخمى (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١م). مسند الشاميين. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م.

٢٣. طبرى، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/ ٨٣٩-٩٢٣م). جامع البيان فى تفسير القرآن. بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م.

٢٤. الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامه بن سلمة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي (٢٢٩-٣٢١هـ/ ٨٥٣-٩٣٣م). شرح مشكل الآثار. بيروت، لبنان: دار صادر، ١٤١٥هـ/ ١٤٩٤م.

٢٥. الطيالسي، أبو داود سليمان بن داود الجارود (١٣٣-٢٠٤هـ/ ٧٥١-٨١٩م). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفة.

٢٦. عبد الرزاق صنعاني، أبو بكر عبد الرزاق بن الهمام بن نافع الصنعاني (١٢٦-٢١١هـ/ ٧٤٤-٨٢٦م). تفسير القرآن

العظيم. الرياض، المملكة العربية السعودية: المكتبة الرشيد، ١٤١٠هـ.

٢٧. عبد الرزاق، أبو بكر بن الهمام بن نافع الصنعاني (١٢٦-٢١١هـ/ ٧٤٤-٨٢٦م). المصنف. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامى، ١٤٠٣هـ.

٢٨. ابن أبى عاصم، أبو بكر بن عمرو بن ضحاك بن مخلد الشيبانى (٢٠٦-٢٨٧هـ/ ٨٢٢-٩٠٠م). الجهاد. المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: مكتبة العلوم والحكم، ١٤٠٩هـ.

٢٩. ابن عساكر، أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين الدمشقي الشافعي (٤٩٩-٥٧١هـ/ ١١٠٥-١١٧٦م). تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر. بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٥م.

٣٠. أبو عوانة، يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم بن زيد النيسابوري (٢٣٠-٣١٦هـ/ ٨٤٥-٩٢٨م). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٩٩٨م.

FMRi

٣١. العيني، بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد بن موسي بن أحمد بن حسين بن يوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥هـ/ ١٣٦١-١٤٥١م). عمدة القاري شرح صحيح البخاري. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.

٣٢. ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير بن زرع البصروى (٧٠١-٧٧٤هـ/ ١٣٠١-١٣٧٣م). تفسير القرآن العظيم. بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م.

٣٣. ابن ماجه، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (٢٠٧-٢٧٥هـ/ ٨٢٤-٨٨٧م). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر.

٣٤. مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد القشيري النيسابوري (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-٨٧٥م). الصحيح. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.

٣٥. ابن منده، أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن يحيى (٣١٠-٣٩٥هـ/ ٩٢٢-١٠٠٥م). الإيمان. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٦هـ.

٣٦. النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي (٢١٥-٣٠٣هـ/ ٨٣٠-٩١٥م). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٦هـ/ ١٩٩٥م + حلب، الشام: مكتب المطبوعات الإسلامية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م.
٣٧. أبو نعيم، أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ/ ٩٤٨-١٠٣٨م). حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م.
٣٨. نعيم بن حماد (ت: ٢٨٨هـ). الفتن. القاهرة، مصر/ بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤٠٨هـ.
٣٩. الهيثمي، نور الدين أبو الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان (٧٣٥-٨٠٧هـ/ ١٣٣٥-١٤٠٥م). مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. القاهرة، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م.
٤٠. أبو يعلى، أحمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال الموصلي التميمي (٢١٠-٣٠٧هـ/ ٨٢٥-٩١٩م).

المسند. دمشق، الشام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م.

FMRi

FMRi

FMRi

FMRi